ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۱۱ - اگست ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین +

دربار شام

مسٹر ڈوئی مدعی الیاس جسکو حضرۃ اقدس نے مقابلہ پر بلایا ہے اب کثرۃ سے اس کا چرچا امریکہ اور انگلستان کی اخبارون مین اس مقابلہ پر ہو رہا ہے اور ہندوستان سے باہر کل عیسائی دنیا نے اس مقابلہ کو مذاہب کی سچائی کا حقیقی معیار قرار دیا ہے حتی کہ دہریہ منش انسان جو کہ ان ممالک مین رہتے ہین ان کے ایمان کے لئے بھی اس مقابلہ دعا نے ایک راہ کھولدی ہے اور جس عدل اور انصاف پر یہ مقابلہ حضرۃ اقدس نے مبنی رکھا ہے اس کی شہادت خود یورپ اور امریکہ نے ان الفاظ مین دی ہے کہ اس مقابلہ مین مرزا صاحب نے کوئی پہلو رعایتہ کا اپنے لئے نہین رکھا کہ جس سے ڈوئی کو انکار کرنے کی گنجائش ہو - آج کل وہی اخبارین پڑھی جاتی ہین اور آگے چلکر یا کسی آئندہ نمبر مین ہم کوشش کرین گے کہ ان اخبارات مین سے بعض بعض مقامات کا ترجمہ ناظرین کی واقفیت کے لئے شائع کرین ان اخبارون کو سنکر حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا -

کہ یہ ہمارا مقابلہ صرف مسٹر ڈوئی ہی سے نہیں ہے بلکہ تمام عیسائیون کے مقابلہ پر ہے اور یہ بھی ایک طریق ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالے کسر صلیب کریگا حدیثون مین آیا ہے کہ آنیوالے مسیح کے خادم فرشتے ہونگے ان الفاظ سے اس کی کمزوری نکلتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس زمینی ہتھیار نہونگے بلکہ جو کام زمینی ہتھیارون سے ہوتا ہے وہ دعا کے ذریعہ سے آسمان کے فرشتے خود کرتے رہین گے مشکوٰۃ مین یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانے مین عیسائیون کے ساتھ کوئی شخص مقابلہ نکر سکیگا مگر ہان مسیح موعود دعاؤن سے مقابلہ کریگا سو اب وہ مقابلہ آپڑا ہوا ہے جس سے اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ہو سکتا ہے +

۱۲ و ۱۳ - اگست ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا حضرۃ اقدس نے ہر ایک نماز باجماعت ادا کی +

۱۴ - اگست ۱۹۰۳ء

آج کی کل نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین +

دربار شام

اس وقت کی کارروائی کو ہمارے مہربان دوست جناب مفتی محمد صادق صاحب نے خلاصہ کے طور پر مرتب کر کے دفتر البدر مین روانہ کیا ہے اس لئے وہ بجنسہ ذیل مین درج کی جاتی ہے

قادیان مین ایک عیسائی آیا

ایک عیسائی گل محمد نامی جو کہ غالباً دو چار سال سے مذہب عیسوی مین داخل ہین اور بنون کے باشندے ہین اور آج کل لاہور کے ڈیونیٹی کالج مین قیام پذیر ہین مذہبی تحقیقات کی غرض سے ۱۴ - اگست ۱۹۰۳ء کو قادیان آکر اسیدن بعد از نماز مغرب حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرۃ اقدس نے پہلے ان سے معمولی حالات سکونت وغیرہ کے متعلق دریافت کئے جسکے بعد عیسائی صاحبان نے اپنے مقصد کا اظہار کیا - حضرۃ نے فرمایا کہ آپ کتنی مدت یہان ٹھیرین گے اس کا جواب گل محمد صاحب نے

یہ دیا کہ مین تو کل ہی چلا جاؤن گا جسپر حضرۃ اقدس اور سب سامعین کو نہایت حیرانی ہوئی ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور کے ساتھ اصرار سے کہا کہ آپ یہان دو تین ہفتہ تک ٹھہرین ۔ یہ مذہبی معاملہ ہے جسکا نتیجہ کفر یا ایمان ہے اس مین ایسی جلد بازی مناسب نہین ۔ اور نہین تو آپ کم از کم ایک ہفتہ ہی ٹھہرین اور مذہبی امور دریافت کرین ہم حتی الوسع آپ کو سمجھاتے رہین گے حضرۃ نے یہان تک بھی فرمایا کہ ہم ہر طرح سے آپ کے مکان خوراک وغیرہ کا بندوبست کرتے ہین بلکہ یہان رہنے مین آپکا کچھ مالی نقصان ہے تو وہ بھی دینے کو طیار ہین اور اگر آپکی کچھ ملازمت اور تنخواہ ہے تو اس عرصہ کے لئے وہ بھی دیدین گے مگر گل محمد نے ایسی ہٹ پکڑی کہ کوئی بات منظور نکی اور یہی کہا کہ کل مین ضرور چلا جاؤن گا اسیوقت آپ میرے ساتھ سوال وجواب کر لین حضرۃ نے اس امر کو نامنظور کیا اور بہت سمجھایا کہ یہ مذہبی معاملہ ہے ہم اسمین ایسی جلد بازی ہرگز نہین کر سکتے اور نہ ہم اس امر کی پرواہ رکھتے ہین کہ آپ باہر جا کر لوگون کو کیا کچھ کہین گے یا سنائین گے ۔ اگر آپ کو حق کی طلب ہے تو آپ چند روز ہمارے پاس ٹھہر جائین بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اگر آپکا حرج ہے تو ہم دو چار روپیہ روز تک بھی دینے کو طیار ہین ۔ مگر گل محمد صاحب نے کوئی بات نہ مانی اور کہا کہ اچھا مین پھر آؤن گا مگر صرف چار دن کے لئے ۔ حضرۃ نے فرمایا کہ کم از کم دس دن ضروری ہین مگر جب گل محمد صاحب نے کہا کہ مین چار دن سے زائد بالکل نہین ٹھہر سکتا تو بالآخر حضرۃ نے چار دن ہی منظور فرمائے اور گل محمد صاحب کی درخواست پر اسی وقت ایک عہد نامہ تحریر ہوا جو ذیل مین درج کیا جاتا ہے

محمد صادق ۲۲ - اگست سنہ

نقل عہد نامہ منجانب گل محمد عیسائی ۔

گل محمد صاحب کی تحریک کے مطابق جو اجازت ان کو یہان قادیان آنے کے لئے شیخ عبد الرحمٰن صاحب نے تحریر کی تھی کہ وہ اپنے مشکلاۃ مذہبی کے حل کرنے کے لئے قادیان حضرۃ اقدس کے پاس آ سکتے ہین اس کے مطابق وہ یہان آ گر ۱۴ - اگست سنہ ۰۳ء کو بعد نماز مغرب حضرۃ صاحب کے پاس آئے مگر چونکہ انہون نے فرمایا کہ مجھے کل ہی واپس جانا ہے اور وہ زیادہ دیر تک نہین رہ سکتے ۔ اور حضرۃ صاحب بھی گورداسپور جانے کے سبب سے ان کو زیادہ وقت نہین دیسکتے اس لئے یہ قرار پایا کہ گل محمد صاحب ابتدائی ہفتہ اکتوبر سنہ ۰۳ء مین چار دن کے لئے یہان آئین اور اپنا ایک سوال تحریری پیش کرین جس کا جواب حضرۃ میرزا صاحب تحریری دین گے اور اس جواب کے بعد اگر گل محمد صاحب کی تشفی نہ ہو تو اسی سوال کے متعلق کچھ اور دریافت کر سکتے ہین جسکا جواب حضرۃ صاحب دین گے اور یہی سلسلہ چار دن تک رہیگا اس سوال وجواب کے شرائط یہ ہین کہ ہر روز پانچ گھنٹہ اس پر خرچ ہون گے یعنی ہر ایک فریق کے لئے اڑہائی گھنٹے اور جس فریق کو ایک دن مین اڑہائی گھنٹے سے کم وقت ملنے کا موقعہ ملے وہ اتنا ہی وقت دوسرے دن لے سکیگا لیکن چوتھے دن کی شام کو بہر حال یہ امر ختم ہوگا سوائے اس کے کہ ان چار دنون کے اندر کوئی فریق کسی وجہ سے جو معمولی حوائج اور ضروریاۃ کے علاوہ ہو پورا وقت نہ دیسکے تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ اس وقت کو چار دن کے بعد پورا کرے اور اگر چار دن کے اندر ہی مثلاً پہلے ہی دن حضرۃ صاحب فرما دین کہ جو ہم نے کہنا تھا کہہ چکے ۔ اور اب زیادہ اور کچھ نہین کہنا تو گل محمد صاحب کو اختیار ہوگا کہ اسیوقت چلے جا دین ۔ گل محمد صاحب کی طرف سے صرف ایک ہی سوال پیش ہوگا خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو اور فریقین کو اختیار نہ ہوگا کہ ایک دوسرے کے وقت مین کسی کی بات کو قطع کرین

(دستخط حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب)

دوسرے کاغذ پر ہوئے ۔

(گل محمد)

۱۵ - اگست سنہ ۱۹۰۳ء

چونکہ خاکسار اڈیٹر مورخہ ۱۴ - اگست سے گورداسپور چلا گیا تھا اس لئے وہ بذات خود ہر ایک مجلس احمدی مین حاضر نہ ہو سکا ۔ البدر کے خاص معاون جناب حافظ عبد الرحیم صاحب نے اس کی غیر حاضری مین جو التزام ڈائری کا رکھا اُس سے ذیل کے نوٹ ہدیہ ناظرین ہین ✦

دربار شام

فرمایا خدا کے نزدیک لعنت وہ نہین ہوتی جو کہ عام لوگون کے نزدیک ہوتی ہے بلکہ خدا کی لعنت سے مراد دنیا اور آخرۃ کی لعنت ہے دو کی ذلت سے ہے ✦

قرآن کسطرح سے مصدق انجیل ہے فرمایا کہ قرآن شریف انجیل کی تصدیق قول سے نہیں کرتا بلکہ فعل سے کرتا ہے کیونکہ جو حصہ انجیل کی تعلیم کا قرآن کے اندر شامل ہے اس پر قرآن نے عمل در آمد کروا کے دکھلا دیا ہے اور اسی لئے ہم اسی حصہ انجیل کی تصدیق کر سکتے ہین جس کی قرآن کریم نے تصدیق کی ہمیں کیا معلوم کہ باقی کا رطب ویابس کہان سے آیا ہان اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ پھر آیت ولیحکم اہل الانجیل مین جو لفظ انجیل عام ہے اس سے کیا مراد ہے وہان یہ بیان نہین ہے کہ انجیل کا وہ حصہ جس کا مصدق قرآن ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہان الانجیل سے مراد اصل انجیل اور توریت ہے جو قرآن کریم مین درج ہو چکین ۔ اگر یہ نہ مانا جاوے تو پھر تبلایا جاوے کہ اصلی انجیل کون سی ہے کیونکہ آجکل کی مروجہ اناجیل تو اصل ہو نہین سکتین ان کی اصلیت کس کو معلوم ہے اور یہ بھی خود عیسائی مانتے ہین کہ اس کا فلان حصہ الحاقی ہے ۔ پھر ایک اور بات دیکھنے والی ہے کہ انجیل مین سے عیسیٰؑ کی موت اور بعد کے حالات اور توریت مین موسیٰؑ کی موت کا حال درج ہے تو کیا اب ان کتابون کا نزول دونون نبیون کی وفات کے بعد تک ہوتا رہا اس سے ثابت ہے کہ موجودہ کتب اصل کتب نہین ہین ۔ اور نہ اب ان کا میسر آنا ممکن ہے ✦

۱۶ - اگست سنہ ۰۳ء

دربار شام

سوال ۔ اگر ایسی خبر کوئی مشہور ہو کہ مرزا جی فوت ہو گئے ہین تو کیا اس الہام کی بنا پر جو کہ حضور کو ۸۰ سال کے قریب عمر کے لئے ہوا ہے ہم کہہ سکتے ہین کہ نہین یہ خبر بالکل جھوٹی ہے **جواب** فرمایا کہ ہان تم کہہ سکتے ہو کیونکہ یہ الہام تو کتابون اور اشتہارون مین درج ہو چکا ہے

۱۷ - اگست سنہ ۰۳ء

سفر گورداسپور آج ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے حضرۃ اقدس گورداسپور کے لئے روانہ ہوئے آپکے ہمراہ صاحبزادہ میان بشیر الدین محمود بھی تھے سٹیشن کے قریب جو سرائے تھی اسمین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نزول فرمایا مغرب اور عشا کی نمازین یہان جمع کر کے پڑھی گئین ✦

ولھم فیھا ما یشتھون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز ادا فرما رہے تھے اور آپکی طبیعت ناساز تھی کہ نماز کے اندر طبیعت مین یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اگر انگور ملین تو وہ کھائے جاوین مگر چونکہ نزدیک و دوران کا ملنا محال تھا اس لئے کیا ہو سکتا تھا کہ اس اثنا مین ایک صاحب جناب حکیم محمد حسین صاحب ساکن بلب گڈہ ضلع دہلی جو کہ حضرۃ اقدس کے مخلص خدام سے ہین قادیان سے واپس ہو کر حضرت کی خدمتمین حاضر ہوئے اور انہون نے ایک ٹوکری انگورون کی اور دوسرے ثمرات مثل انار وغیرہ کی حضرۃ کی خدمتمین پیش

کی اور بیان کیا کہ مجھے علم نہ تھا کہ حضور بٹالہ تشریف لائے ہیں میں قادیان چلا گیا وہاں معلوم ہوا تو اسیوقت میں واپس ہوا اور یہ پھل حضور کے لئے ہیں چونکہ خدا تعالےٰ نے اپنے بندے کی خواہش کو پورا کرنا تھا اور مومن کامل کے لئے جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ اُسے دنیا میں بھی جنت میں رکھتا ہے اور جو کچھ وہ طلب کرتا ہے اُسے دیا جاتا ہے اس لئے اُس نے حسب خواہش حضرۃ اقدس اسی وقت تازہ انگور جسکا اس وقت اور اس حال میں پیدا ہونا ایک ناممکن امر تھا مہیا کر دئی اسی لئے حضرۃ اقدس کشتی نوح میں اپنی تعلیم میں جماعت کو فرماتے ہیں کہ

اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھکر ہے

پھر ۹ بجے کے بعد پٹھانکوٹ والی گاڑی میں حضرۃ اقدس معہ دیگر خدام کے سوار ہو کر ۱۲ بجے کے قریب گورداسپور میں نازل ہوئے۔

اس مقام پر جناب شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس موقعہ حضرۃ اقدس اور احمدی جماعت کی آسائش اور آرام کے لئے اپنا ایک بنگلہ جو کہ بالکل سٹیشن کے قریب ہے عنایت کیا اور جس کے ملنے سے تمام اصحاب کو بہت آرام حاصل ہوا یہ ایک بہت وسیع بنگلہ تھا جس کے چاروں طرف بہت دور تک ایک احاطہ درختوں سے گھرا ہوا تھا اور موسم بارش کی وجہ سے فرش زمین پر سبز گھاس کی مخمل بچھی ہوئی تھی اور سایہ دار درخت بھی کثرۃ سے موجود تھے۔

اسی رات حضرۃ اقدس کے ہمراہ بعض احباب لاہور اور راولپنڈی ۔ بھیرہ اور بعض دیگر مقامات سے تشریف لائے تھے۔ رات کو حضرۃ اقدس اور دیگر تمام احباب نے آرام کیا +

۱۸ - اگست سنہ ۳ء

سفر گورداسپور فجر کو اُٹھکر حضرۃ اقدس نے نماز باجماعت ادا کی چونکہ سفر کی تکان تھی اور رات کو بباعث سفر کے نیند بھی پوری نہ آئی تھی اس لئے بعض جان نثار اصحاب نے درخواست کی کہ حضور علیحدہ ایک کمرہ میں آرام فرمالیویں تاکہ بے خوابی سے طبیعت ناساز نہو اس لئے آپ نے تھوڑی دیر آرام فرمایا اور پھر اُٹھکر فرش پر جلوہ افروز ہوئے اور یہ رویا بیان کی +

رویا

کہ ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے اس میں فالودہ معلوم ہوتا ہی اور کچھ فیرنی بھی رکابیوں میں ہے میں نے کہا کہ چمچہ لاؤ تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا سوائے فیرنی اور فالودہ کے اس کے بعد آپنے خدا کا کلام جو کہ آپ پر ہوا سنایا جسے ہم نے اسی نمبر میں دوسری جگہ پر الگ درج کیا ہے۔

فرمایا کہ ہر ایک بات میں خدا تعالےٰ کا سلسلہ تسکین کا چلا آتا ہے جس سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو ان مقدموں پر اعتراض کرتے ہیں (یعنی اگر یہ مقدمات خدا تعالیٰ کی رضامندی کا موجب اور دین کی تائید کا باعث نہ ہوتے تو پھر خدا تعالےٰ ان کے متعلق بشارۃ کیوں دیتا)

فرمایا کہ بعض کوتہ اندیش ہی اعتراض کرتے ہیں ورنہ اگر ہم مقدمہ باز ہوتے تو جسوقت ڈگلس صاحب نے کہا تھا کہ تم مقدمہ کرو تو ہم اس وقت کر دیتے اور ایک تھیلا بھرا ہوا ہماری پاس ہے جسمیں گندی سے گندی گالیاں دیگئی ہیں اگر ہم چاہتے تو ان پر مقدمہ کرتے لیکن ہم نے محض للہ صبر کیا ہوا ہی +

فرمایا ۔ وہ جو زمین آسمان کا مالک ہی جب وہ تسلی دیوے تو انسان کسقدر تسلی پاتا ہے +

خدا کا کلام صیغہ واحد اور جمع میں خدا تعالیٰ جب توحید کے رنگ میں بولے تو وہ بہت ہی پیار اور محبت کی بات ہوتی ہے اور واحد کا صیغہ محبت کے مقام پر بولا جاتا ہے۔ جمع کا صیغہ جلالی رنگ میں آتا ہے جہاں کسی کو سزا دینی ہوتی ہے +

امریکہ میں طلاق کا رواج

مسٹر الگزنڈر رویب صاحب امریکہ سے اپنے ایک خط میں جو کہ مفتی محمد صادق صاحب کے نام آیا ہے تحریر کرتے ہیں کہ قانون طلاق امریکہ میں سو سال سے رائج ہے مگر بعض ریاستیں اب تک صرف زنا کی وجہ سے طلاق جائز رکھتے ہیں اور بعض ریاستوں میں عام تنازعات کی وجہ سے بھی طلاق دی جاتی ہے سب سے زیادہ ریاست نارتھ ڈیکوٹا میں طلاق کا رواج ہی اور اکثر لوگ کسی ملک کے کیوں نہ ہوں ریاست ڈیکوٹا میں طلاق حاصل کرتے ہیں وہاں طلاق کیواسطے ایک خاص عدالت قائم ہی جس میں ہر روز قریباً ۲۵ مقدمات طلاق کے دائر رہتے ہیں ۔ یہ عیسائی مسئلہ طلاق کا خوب نمونہ ہے +

(از امریکا)

عالم اخبار

جزیرہ ملیبار میں مسئلہ حیاۃ و وفات مسیح کی نسبت اب بحثیں شروع ہیں عنقریب امید ہے کہ احمدی مشن کا آفتاب وہاں طلوع کریگا مسانیاں جو کہ قادیان سے بٹالہ جاتے ہوئے راستہ میں ایک مقام ہے وہاں ایکدن میں سنا گیا ہے کہ ۳۶ وارداتیں موت کی ہیضہ سے ہوئیں + شام (ملک روم) میں ہیضہ روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے اور حلب کے چاروں طرف ان دیہات میں جو ایک منزل کے فاصلہ پر ہیں پھیل گیا ہے حکام انسداد کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ۔ کابل کے گرد و نواح میں بھی ہیضہ کا بہت زور ہے اور افغانستان کی انتظامیہ کمیٹی کے چند ممبر بھی اس کا شکار ہوئے ہیں میر محمد قاسم خان سکرٹری فارن نے شروع اگست میں انتقال کیا اور ۹ - جولائی کو عمرا خان جنرل سابق مہتر چترال فوت ہوئے الہام تخرج الصدور الی القبور کی تصدیق ہو رہی ہی ۔ سید محمد علی سہروردی نے بھی ۳۰ جولائی کو انتقال کیا بنگال و بہار میں ان کی بڑی پیری مریدی تھی مگر الہام مذکورہ کا نشانہ بننا ان کے لیے مقدر تھا آخر چل بسے ۔ لاہور اور جالندھر میں بھی ہیضہ کا زور ہی طغیانی کشمیر سے ۵ ہزار مکانات منہدم ہوئے اور پانچ سو گاؤں دریا برد ہوئے + حضور وائسرائے نے امیر کابل کو لکھا ہے کہ امیر مرحوم کے وقت کا جو وظیفہ گورنمنٹ کی طرف سے باقی ہی منگالو مگر ابھی تک امیر صاحب نے طلب نہیں کیا + ایڈریانوپل کے علاقہ میں بغاوۃ ہو گئی ہی ہزار ترکی فوج نے معہ توپخانہ کے کروشیو کا محاصرہ کر لیا ہی۔

مارمن فرقہ کے مشنری

کرانچی میں امریکہ کے ایک عیسائی فرقہ مارمن کا جو کہ تعداد ازدواج کے بڑے حامی اور مددگار ہیں ایک مشنری آیا ہوا ہی اور اس نے کئی لکچر عیسائی مذہب میں کثرۃ ازدواج کے ثبوت میں دیکر بعض عیسائی صاحبوں کو اپنی مشن میں شامل کر لیا ہی اور وہ اس امر پر طیار ہے کہ اگر پنجاب کے سربر آوردہ لوگ اُسے طلب کر کے اس مسئلہ پر لکچر دلاویں تو وہ بخوشی ان کی دعوت کو قبول کر لیگا + حسن انڈرسن امریکہ کے ایک نو مسلم صاحب جو کہ حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت حسن عقیدت رکھتے ہیں ان کی خط و کتابت کا سلسلہ قادیان سے برابر جاری ہی مفتی محمد صادق صاحب کی تحریک پر انھوں نے عربی کی تحصیل شروع کر دی ہے اور اب ہر ایک خط کے عنوان میں بسم اللہ بحروف انگریزی لکھتے ہیں الحمد للہ کہ انکی دلچسپی اسلام اور اس کی حقیقت سے دن بدن بڑھتی جاتی ہی +

اسلام اور عورتین

سلسلے کے لئے دیکھو اخبار نمبر ۳۱ جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ کالم ۳

ایک نا خداترس شوہر جو پکا شرابی ہے اور دوسرے گناہون مین مبتلا ہی - تم کو پسند آتا ہے اگرچہ اس کی حد سے بڑھی ہوئی بدکاریان اور بیحیائیان خدا کے غضب ہی کو کیون نہ کھینچ لادین - اور تم خداترس لوگون کی صحبت سے گریز کرتی ہو حالانکہ اُن کی صحبت ہمیشہ ابدالآباد کی خوشی اور خدا کی مہربانی کا باعث ہوتی ہی" یہ بزرگ مصنف آگے چلکر اُن گنہگارون پر لعنت کرتا ہے جن کو خدا کا قرب حاصل کرا دینے والی باتون مین بہت ہی کم خوشی حاصل ہوتی ہے - یہ اسلام ہی ہے جو اپنے جاذبانہ اور عابدانہ ترغیبون کے ساتھ اُن زاہدہ اور عابدہ عورتون کو مبارکباد دیتا ہے اور ستایش کرتا ہے جن کا پاک وجود اسلامی کتب کی عزۃ کو بڑھاتا ہے اسلام مین ہمین عورتون کی ایسی مجالس کا بھی پتہ ملتا ہے جو بیوہ عورتون کے لئے دارالامان کے حکم مین ہین - اور عام عورتون کے لئے خانقاہین اور تعلیم گاہین قائم کی جاتی ہین مسلمانون مین نن . . . . اور ننری . . . . کا ہونا ایک تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت مین اب تک عورتون کی ایسی جماعتین موجود ہین المقریزی اپنی کتاب مین - خانقاہون کے باب مین ایک مجلس کا ذکر کرتا ہے جس کا نام ربیت البغدادیہ یا **بغداد کی عورتون کی خانقاہ** ہے" لکھتا ہی کہ اس مکان کو خاتون تضکرفہ بنت مالک الظہیر بیبارس نے ۶۸۶ھ مین بنایا تھا اور یہ مکان زینب بنت ابوالبرکاۃ کے واسطے تعمیر کر دیا گیا تھا جو ایک مقدس شیخہ تھی اور جو عام طور سے بغدادی خاتون کی لڑکی مشہور تھی شہزادی نے اس مکان مین ایک گھر شیخہ کے اور دوسرا ولیہ خاتون کے رہنے کے لئے بنایا تھا - یہ مکان اب تک اپنے رہنے والیون کی پرہیزگاری کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے اور اسمین رہنے والیون کی سردار ایک عورت تھی اور وہ اُن دوسری عورتون کو مذہب اور پاک تعلیمین سکھاتی تھی اس مکان کی آخری سردار جسکو ہم جانتے ہین خداترس اور جہان کی موجودہ عورتون کی سردار شیخہ ام زینب بنت عباس بغدادی تھی جس نے ۷۹۶ھ مین اسی برس کی عمر پاکر رحلت فرمائی - وہ ایک عالمہ - پرہیزگار متقی - صراط مستقیم پر قائم اور روحانیت کی عمدہ عمدہ باتون کو پیدا کرنے والی تھی اس کا تقدس اعلیٰ درجہ کا تھا اکثر عورتین دمشق اور قاہرہ سے آکر اس کے پاس رہتی تھین - اس کی ایک خاص تعریف یہ تھی کہ سبکا اس پر اعتبار تھا - اور بر تاثیر نصیحتون کی وجہ سے مرد بھی اس کے رعب مین تھے اُس خانقاہ کی کل سردار عورتین بغدادیہ کے نام سے مشہور رہی ہین - بعض اوقات ایسی بدقسمت عورتین بھی اگر وہان رہتین جنکو اُن کے شوہرون نے طلاق دی ہوتی - اور وہ وہان اپنی دوسری شادی کرنے تک اپنا اخلاق درست کرنے کے لئے رہتین - اُس خانقاہ مین رہنے والیان ہمیشہ خدا کی عبادت مین لگی رہتین اور ان کی زندگی اپنی سردارہ کی ماتحتی مین بالکل متقیانہ بسر ہوتی ۸۰۶ھ کے واقعہ کی وجہ سے وہ خانقاہ ٹوٹ گئی - حنفیون کے بڑے قاضی اسکی مہتمم رہین ہین یا - مکہ مین بھی بہت سی عورتون کی پرانی خانقاہین ہین - محمد الفی (۸۳۲ھ) ۸۳۲ ہجری جو اس متبرک شہر کی مالکی فرقہ کے قاضی تھے - شہر مکہ کے بیان مین دوسرے خانقاہون کے ساتھ بنت التاج کے خانقاہ کا بھی ذکر کرتے ہین الفسی لکھتے ہین کہ "مین نہین جانتا کہ اسکو کس نے بنایا تھا مگر دو سو برس سے زیادہ سے یہ مکان ہے (یہ مکان ۶۱۹ھ مین بنکر طیار ہو گیا تھا - اس کے دروازہ پر جو کتبہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ مکان پرہیزگار عورتون کے لئے بنا تھا جو صوفیون کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مکہ مین ہی آکر رہنا چاہتی تھین "اور آگے چلکر بیان کرتے ہین کہ " خانقاہ الدوری کی پشت پر ایک دوسری خانقاہ بھی ہی - جو خاص عورتون کے لئے ہے - یہ خانقاہ ساتوین صدی کے درمیان موجود تھی اور وہان دو اور خانقاہین الدوراہیہ کے قریب تھین ایک کا نام ربیت ابن السندھ تھا جس کے دروازہ پر یہ کتبہ ہے کہ ۵۹۶ھ کے ربیع الاول مین ام خالد خدیجہ اور ام عیسیٰ مریم عبداللہ القاسمی کی بیٹیون نے ان خانقاہون کو ان پرہیزگار عورتون کے لئے بنایا جو شافعی مذہب کی صوفیہ ہون اور تجردانہ زندگی بسر کرنا چاہتی ہون - اسلام کی راہبہ عورتین شمالی افریقہ مین پائی جاتی ہین المبکر ایک ایسی جگہ کا ذکر کرتا ہے جو سوسہ کے نزدیک تھی جسکا نام مونظر تھا اور یہ ان عورتون کے لئے ایک زیارۃ گاہ تھی جو درویشانہ زندگی بسر کرتی تہین -

ہم نے دیکھا ہی کہ اسلام نے شروع ہی سے عورتون کو مقدس بنانے کے بہت سے ذرائع رکھدیے تھے ہم نے ان ذرائع کو ہی نہین دیکھا . . . . . بلکہ اُن کے ظاہری نتائج کو بھی دیکھ لیا ہی - ولیہ عورتین بھی اسی طرح کرامت کی طاقتین رکھتی تہین جسطرح ولی مرد رکھتے تھے اور وہ اپنی زندگی اور بعد وفات بھی ولی مردون کی سی عزۃ کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین - ہم شیخہ عورتون کی سوانح مین بہت سی عورتون کو علم الٰہی مین کامل پاتے ہین جو ان کی شہرۃ کا بڑا باعث ہوا ہے - یہ ایک بہت بڑا غلط بیان ہے کہ اسلام صرف مردون کو علم اور سائنس حاصل کرنے کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ عورتون کو مذہبی علوم کے حاصل کرنے کو اسلام مومن کے لئے فرض قرار دیتا ہی چاہے وہ مرد ہو یا عورۃ - جسقدر کہ چند لوگون نے تسلیم کیا ہے عورتین اس سے پہلے زمانون مین کہین زیادہ علم حاصل کرتی تہین - مسلمانون کے ہر دلعزیز عقیدہ نے اُن عورتون کو جو اسلام کی سب سے پہلے قبول کرنے والی تہین - خصوصیت سے پرہیزگاری اور تقدس مین ممتاز کیا تھا - جو لوگ علیؓ کے خاندان مین ہین - وہ خصوصاً اُس خاندان کی عورتون کو ولیہ کے درجے تک پہنچانے مین بڑے پرجوش ہین - جسطرح خدا نے اعلیٰ شہادۃ کا درجہ علیؓ کے خاندان کے مردون کو عطا فرمایا ہے اسی طرح اُس نے اُس خاندان کی عورتون کو بھی اعلیٰ مراتب عطا کئے - سینیون کے کل شہرون مین جو قاہرہ مین ہین حسین علی کے خاندان کی بہت سی یادگارین ہین - اور یہ اس لئے ہے کہ فاطمیون نے وہان سلطنت کی ہے - حسین کا سر وہین مدفون ہی - حسین کے پوتہ زید کی قبر بھی وہین ہی - بنوامیہ کے خلیفہ ہشام نے اس کو کوفہ مین قتل کیا تھا مگر کہا جاتا ہے کہ معجزانہ طور سے اُس کی نعش قاہرہ کو چلی گئی - یہان پر علی کے خاندان کی فنا فی اللہ عورتون کے مقبرے بھی دیکھتے ہین - مثلاً ام کلثوم کا مقبرہ - ستہ جوہرہ کا مقبرہ جو نفیسہ کی کنیز تھی اور خود نفیسہ کا مقبرہ (خدا کی اُس پر رحمت ہو) جو حقیقت مین ایک ولیہ تھی اس کے مقبرہ کو جو چارون طرف سے دیکھتے ہین اُس سے بہت کچھ پتہ لگتا ہے کہ مقدس عورتون کی مسلمانون مین کہان تک قدر اور عزۃ ہی نفیسہ خلیفہ حسن شہید کی پڑپوتی اور امام جعفر صادق کی بہو تھی - وہ اپنی پرہیزگاری اور مذہبی مجاہداۃ مین سرگرمی کی وجہ سے مشہور ہے - اُس نے تیس مرتبہ حج کیا - بے انتہا اُس نے روزے رکھے - رات رات بھر نماز پڑھتی رہی اس نے بارہا نفس کشی کی طریقون کو استعمال کیا وہ صرف تھوڑا سا کھانا تیسرے دن کھایا کرتی اس کو سارا قرآن تفسیر کے ساتھ زبانی یاد تھا اور مذہب سے اس قدر واقف تھی اور اس قدر اس کو اسمین درک تھا

کہ اس کے ہمعصر امام شافعی رض تعجب کے ساتھ ہکا بکا رہ گیا جب کہ اس کی وسیع معلومات کا علم ہوا۔ قبل انتقال کے اُس نے اپنی قبر کھدوائی اور اس مین بیٹھکر ایک سو نوے دفعہ قرآن شریف پڑہا۔ جب وہ رحمت کا لفظ پڑھ رہی تھی تو اُس کی روح قبض ہوگئی اور خدا کے یہان جا ملی۔ اُس کی کراماۃ لاانتہا ہین۔ اُنمین سے چندیہ ہین کہ جب وہ عرب سے مصر جا رہی تھی اس کو ایک ذمی کے گھر کے پاس رہنے کا اتفاق ہوا جو یہودی یا عیسائی تھی اور اس گھر مین ایک لڑکی ادھرنگ مین مبتلا تھی۔ ایک مرتبہ اُس کے والدین بازار سے کچھ خریدنے گئے اور اُس مقدس مسلمان پڑوسن سے اپنی غیر حاضری مین اُس بے نصیب لڑکی کی حفاظت کے لئے عرض کرنے لگے۔ نفیسہ نے جو محبت اور رحم سے مخمور تھی اس کام کو خوشی سے قبول کر لیا۔ جب اُس لڑکی کے والدین چلے گئے تو نفیسہ نے وضو کیا اور خدا سے اُس لڑکی کی صحت کے لئے دعا کرنی شروع کی۔ ابھی اُس کی دعا ختم بھی نہین ہوئی تھی کہ اُس لڑکی کے ہاتھ پاؤن مین قوۃ آگئی۔ اور وہ اپنے متعجب والدین سے راستے مین ملنے کے لئے دوڑی گئی۔ اُن شکر گزار میان بیوی نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ ایک مرتبہ دریائے نیل مین سیلاب نہین آیا ملک مین بالکل خشک سالی ہوگئی اور قحط پڑ گیا اور لوگ .... ناامید ہو بیٹھے اُن کی دعائین وغیرہ بیکار ہوئین دریا اسی طرح خشک رہے تب نفیسہ نے اپنے مصیبت زدہ ہم شہریون کو اپنا برقعہ دیا اور یہ کہا کہ اس کو دریائے نیل مین جا کر ڈالدو۔ جونہی وہ برقعہ پانی مین ڈالا گیا کہ دریا کا پانی بڑھنے لگا اور لوگ بہت متعجب ہوگئے اور اس زور کا سیلاب آیا کہ اس جیسا کبھی نہین آیا تھا۔ قاہرہ کے باشندے اُس بی بی کی آخری رہنے کی جگہ کی نسبت بتاتے ہین کہ وہان کسی کی دعا ضائع نہین جاتی جب تک یہ ولیہ بی بی دنیا مین رہی کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ خدا نے اس کی دعا قبول نہ کی ہو۔

نفیسہ کے مقبرہ کی کتبون کے ذریعہ اسلام کی کل ولیہ عورتون کی حالت کا منظر سامنے آجاتا ہے جو مغرب مین بھی ہین (اور مشرق مین تا بھی ہین) ولیہ عورتون کے ہر جگہ ہونے پر ہم اس وجہ سے اور زیادہ زور دیتے ہین حال کے بعض مصنفون نے اس سے انکار کیا۔ گیلٹ اپنی کتاب "سکیچ فرام الجیریا" مین لکھتا ہے کہ عرب مین ہم مقدس عورتون کو نہین پاتے بلکہ بربرین پاتے ہین۔ عربی اسلام مین مقدس عورتون کے ہونیکا بڑی غلطی سے انکار کیا گیا۔

آتھم کی پیشگوئی کی مثال

اگرچہ ایک عرصہ سے آتھم صاحب کتمان حق کی سزا مین اس دنیا سے معدوم ہو چکے ہین اور اپنی موت سے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا چکے ہین تاہم بعض لوگ جہالت سے اب بھی سوال کر دیا کرتے ہین کہ آتھم والی پیشگوئی کہاں پوری ہوئی۔ ان لوگون کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک شخص کی نسبت کسی نے پیشگوئی کی ہو کہ تو ۶ ماہ مین مجذوم ہو جاویگا۔ مگر کچھ ایسے اسباب ہوئے کہ وہ ۶ ماہ مین مجذوم نہ ہوا مگر جب ساتوان ماہ چڑہا تو اُسے جذام ہوگیا بدن مین ریشہ بہنے لگ گیا۔ ناک جھڑ گئی۔ خون بگڑ گیا تو اب وہ اس حالت مین پیشگوئی کرنے والے کے آگے آکر بیان کرے کہ لو صاحب تمہاری پیشگوئی پوری نہوئی کیونکہ مجھے تو جذام ساتوین ماہ مین ہوا۔ اس کم بخت جاہل کو معلوم نہین کہ اصل پیشگوئی تو اس امر کی تھی کہ جذام ہوگا سو ہوگیا اور جو ذلت بالمقابل اُسے پیش آنی تھی وہ آگئی اُس کی تندرستی اور زندگی کا مزا جاتا رہا۔ کسی کے ساتھ مل بیٹھنے اور کھانے پینے کے قابل نہ رہا تو اب اسکا اس بات پر اصرار کہ ۶ ماہ مین جذام نہ ہوا اس کی کس خوشی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اسیطرح آتھم کے معاملہ مین صرف بات تو یہ تھی کہ جو جھوٹا ہے وہ اول مریگا پس دونون مین سے جو اول مرگیا وہ جھوٹا تھا اور اس کی پیشگوئی شرطیہ بھی تھی اس نے شرط سے بھی فائدہ اُٹھا لیا۔

خدا کا پاک کلام

(جو دوران مقدمہ مین بمقام گورداسپور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوا۔)

۱۸- اگست بوقت صبح

(۱) یٰسٓ والقران الحکیم انک لمن المرسلین علے صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم

(۲) ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

(۳) لا الہ الا انا فاتخذنی وکیلا۔

(۴) ساکرمک بعد توھینک

۱۸- اگست بعد دوپہر

(۵) ساکرمک اکراما حسنا۔

(۶) ساکرمک اکراما عجبًا

(۷) ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنہما

(۸) قل اللہ ثم ذرھم فی خوضہم یلعبون

(۹) یسئلونک عن شانک۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضہم یلعبون۔

(۱۰) ماتری فی خلق الرحمان من تفاوت

۱۹- اگست سنہ ۱۹۰۳ء

(۱۱) اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔

جو کہ مقام قادیان مین نازل ہوا

انی اری الرحمان[۱] حل غضبہ علی الارض

۱۵- اگست سنہ ۱۹۰۳ء

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن

۲۰- اگست سنہ ۱۹۰۳ء

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ

۲۲- اگست سنہ ۱۹۰۳ء

خدا کی پناہ مین عمر گذارو

---

[۱] اس کی تشریح حضرۃ اقدس نے یہ فرمائی ہے کہ مین رحمان کو دیکھتا ہون (یعنی) اگرچہ خدا رحمان ہے مگر گناہ حد سے بڑھ گیا ہے جس سے اس کا غضب نازل ہو گیا ہے

تمام شد

مکتوب امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم منشی الہ داد صاحب کلارک سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حدتک تکالیف اور ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ ان کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے۔ اسکو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے وہ خدا تو قادر ہے کہ ایکدم مین مشکلات پیش آمدہ حل کردے۔ مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو اس کی مصالح کسی بنا پر کسی حدتک اس کا ابتلا چاہتے ہین۔ ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے جو ہر ایک مصیبت کو ایکدم مین دور کرسکتا ہے اور وہ اس سے بیخبر نہین۔ مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازون مین اپنی ہی زبان مین اپنی مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام مین رکوع مین۔ سجود مین۔ التحیات مین ہر ایک وضع مین دعا کرو۔ کوئی دینا امر نہین سنت اللہ ہے جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اس کو کسیقدر ابتلا کا مزا چکھاتا ہے تا اس کی آنکھ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے۔ اور کس قدر تلخیون کی جگہ ہے۔ سو ضرور ہے کہ کسیقدر یہ دکھ پہونچین اور در حقیقت کوئی دکھ دکھ نہین ہے صرف ایمان کا قصور دکھ ہے۔ صدق سے اپنے تئین خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو کہ وہ ان لوگون کو ضائع نہین کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہین سچی توبہ کرو اور گناہون سے اپنی ہی زبان مین خدا سے معافی چاہو تا وہ رحم کرے۔ یہ کوئی نئی بات نہین کوئی اس دروازہ کی راہ سے نہین آتا جسکو یہ سب کچھ دیکھنا نہین پڑتا بلکہ اس سے زیادہ۔ خدا طاقت بخشے چند روزہ دنیا ہے مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت مین اپنا صدق دکھلائین امتحان کیوقت اس بات مین خوبی نہین کہ بہت جزع فزع کرکر مخلصی چاہین بلکہ اسمین خوبی ہے کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلایا جاوے۔ والسلام ۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء خاکسار میرزا غلام احمد

اعلان ناظرین با تمکین کی خدمتین عرض ہے کہ مین نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے تمام الہامات عربی فارسی اردو براہین احمدیہ کے زمانہ سے لے کر آج تک جو شائع ہو چکے ہین ایک کتاب کی صورت مین جمع کئے ہین۔ اس کتاب کی قیمت ایکروپیہ پیشگی رکھی ہے ایک سو درخواست کے آنے پر چھاپی جاسکتی ہے۔ جن احباب کو ثواب شوق دارین ہو ان کو چاہیے کہ ایک ایک روپیہ بنام مشتہر روانہ فرماوین۔ سو روپیہ جمع ہو جانے پر کتاب چھپکر ان کی خدمتین روانہ کی جائیگی

المشتہر عبد المحی عرب از قادیان

بغیر دوا کے علاج کا طریق۔ یعنی کتاب طب روحانی جسمین بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی مرحوم لودیانوی۔ بقیمت عمر علاوہ محصولڈاک وغیرہ دفتر البدر سے ملسکتی ہے۔

صیانۃ الناس۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱؍

فوٹو امام الزمان کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جسمین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے ۸؍ کو ملتی ہے۔

قصیدہ مدحیہ درشان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از نتائج طبع جناب سید قربان علیشاہ صاحب معافیدار مالیرکوٹلہ

جو حضرۃ ممدوح کے حضور قادیان دار الامان مین پڑہا تھا

ہادیٔ روشن ضمیر و رہنمائے خاص و عام
باعث فخر بنی آدم شہ عالی مقام
مہدی مسعود اور عیسیٰ موعود خدا
نور دین مجتبیٰ احمد خوش انتظام
رافع اعلام ملت ماحی ظلم و ستم
دافع رنج و محن اور حاکم دار السلام
کاشف اسرار آیت واقف راز حدیث
احمد مامور مولا بندۂ خیر الانام
قبلۂ شرع مبین و عزت دین متین
خاص دربار الٰہی کے کمر بستہ غلام
جلوۂ شان الٰہی جانشین مصطفیٰ
ہین جناب میرزا یعنی غلام احمد امام
حضرۃ ظل محمد کے سوا کس کو غرض
اشتیاق دعوۃ اسلام جسکو ہو مدام
کس در دولت مین خم ہوتا ہے سر پر از غرور
کس شفا خانہ مین مردون کو جلاتے ہین مدام
در پئے ترویح ارواح و نفوس اہل دل
غرق دریائے توجہ کون ہووے صبح و شام
مرکز علمائے متبحر ہے کس کی بارگاہ
کس کے در پہ ہے مساکین کا ہجوم و اژدہام
فی سبیل اللہ تم اتنا ہی سمجھ لو کون لے
سینہ روشن سپر کرکے عدو سے انتقام
جائے علمائی بلا گر دین کی عزت گئی
ان کی رہ جائے تو ہے پختہ خیال انکا یہ خام
رونق دین کے لئے دنیا کی راحت چھوڑ کر
پھر تردید مخالف کیون رہین وہ تلخ کام
پردۂ پندار مین منہ ڈھانپ بیٹھے روسیاہ
خاص بیعت کے سوا جب ہوگئی بیعت حرام
کیا عجب کہدین کہ قسم اللہ ہے بخت جہان
دیدۂ دل فرش راہ مرشد جملہ انام
سچ ہے تسلیم و رضا مین نفس کب رہتا ہے خوش
خود روائی مین شاد ہے یہ مثل اسپ بد لگام
ہان کوئی کاذب اگر دے مژدۂ عفو نماز
پھر بلا تحقیق آسان ہے انہین ترک صیام
سرور ممدوح کا مشکور ہونا چاہیے
فی الحقیقت واجب التعظیم ہے سچا امام
اے عزیز بارگاہ کبریا عالی جناب
ترجمان غیب کا مصداق ہے تو لا کلام
ہے مریضان ضلالت کی زبان حال پر
خود مسیحائی ترے فریادرس اے نیکنام
گو زبان حال سے وہ طالب دارو نہین
بالخصوصیت اثر کرتی ہے مہدیت تمام
عین خاک قریۂ موصوف ہے کحل البصر
بالیقین ہے قادیان دار الشفا عمدہ مقام
نزہت گلزار گیتی ہے الٰہی یہ چمن
ہو سدا اس سے معطر جان عالم کا مشام
اس حکومت پر رہے سایہ خدا کا دائما!
سایہ لطف و کرم مین جسکے خورم ہے امام
کوٹلہ سے چلکے قربان ہو فدائے قادیان
خوش نصیبی ہے تیری منظور ہو جائے سلام

تمام شد

ضروری نوٹ - تفسیر القرآن اور پارہ عم کی تفسیر بطور نمونہ کی درخواست اکثر احباب نے غلطی سے دفتر البدر میں روانہ کی ہے اور وہ مضمون اشتہار کو غور سے مطالعہ فرما کر مشتہر کے پاس اپنی درخواستیں روانہ کرین۔ محمد افضل۔

کشفی شہادت

البدر جلد ۲ کے صفحہ ۱۸۱ پر زیر عنوان عالم خواب ہم نے جناب محمد نظام الدین صاحب کا ایک رویا .... شائع کیا تھا جس سے منکرین عالم خواب پر اتمام حجت ہوئی تھی اب انھوں نے اپنی شہادۃ اور رویا روانہ کئے ہیں جو کہ درج اخبار کئے جاتے ہیں جو لوگ حق کے طالب ہیں امید ہے کہ وہ ضرور اس سے مستفید ہونگے ❊

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ اٰثم قلبہ

مکرم مخدوم کریم الحق عمیم الاحسان جناب عبد الکریم صاحب سیالکوٹی زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مین اپنے پاک پروردگار اور اس کے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہون چونکہ یہ خاکسار حضرۃ مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب عم فیوضکم کا نہ مخالف ہون نہ معتقد لیکن آج چار سال سے کئی مرتبہ رسول خدا محمد مصطفےٰ صلعم نے عالم رویا مین مجکو مرزا صاحب کی بشارۃ دیچکے ہین اور مین نے جو کچھ عالم رویا مین دیکھا ہے حق حق اپنے پروردگار اور اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادۃ سے کئی مراسلاۃ تحریر کرچکا ہون چونکہ یہ عجیب رویا ۵ اگست کا مجھ پر ظاہر ہوا آپکی گرامی خدمتمین تحریر کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مبارک احمد صاحب کون ہین ان کے احوال اور خیریت سے بندہ کو آگاہ فرمادین اور ان کو میرا اسلام کہدین اگر ہوسکے تو یہ مراسلہ ان کو دکھلادین اور ایک فہرست اسمائے بیعت کنندگان حضرۃ اقدس و ایک فہرست کتب خانہ حضرۃ اقدس بنام بندہ روانہ فرماکر ممنون فرمادین ❊

فقط مین آپکا خادم محمد نظام الدین ساکن کوچہ پہنٹو مونٹ روڈ مدراس وحال مقیم آصف نگر حیدر آباد دکن ❊

رویا

۱۵- اگست بروز چہارشنبہ ۱۹۰۳ء

شب کے دو بجے بعد تہجد ادا کرنے کے مجھ پر یہ رویا ظاہر ہوا کہ بہت سے لوگ یہ کہتے جاتے ہین کہ آج قادیان شریف مین حضور انور رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے ہین - اور مین بھی ان لوگون کے ہمراہ جارہا ہون تھوڑی دور چلکر ایک عالیشان مسجد جس کا مینار بہت ہی بلند تھا نظر آئی اور بہت لوگ جسکا شمار نہین کیا جاتا جوق جوق اُس مسجد کی طرف جارہے ہین اور اس قدر کثرۃ سے عالم جمع ہے کہ کوسون زمین نظر نہین آتی اور مین بڑی مشکل سے مسجد مین داخل ہوا کیا دیکھتا ہون بہت سے پیغمبر و اولیا جمع ہین اور ہر ایک کی زبان مبارک سے مرحبا یا رسول اللہ جاری ہے اور منبر پر حضور انور رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلعم قرآن شریف دست مبارک مین لئے ہوئے تشریف فرما ہین اور منبر کے سیدھے بازو ایک صغیر سن لڑکا بیٹھا ہوا ہے اور اس لڑکے کی طرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہوکر فرمارہے ہین اے مبارک احمد تو خلیفۃ المومنین ہوگا تیری پیشانی سے میرے نور العین کے آثار نمایان ہے اور مرزا غلام احمد صاحب دست بستہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہین - اور رسول مقبول صلعم مرزا صاحب کی طرف مخاطب ہوکر ارشاد فرماتے ہین مرحبا اے مسیح موعود مہدی آخر الزمان خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان آثار تیرے پر آسمان سے نازل کرنیوالا ہے جس کے سبب تو آسمانی بادشاہت کریگا تو اس دار فنا کے مشرکین و منافقین سے مت رنجیدہ ہو جو سائل تیری بیعت کا طالب اور تیرے دیدار کا مشتاق اور تیرے وسیلہ سے خدا کی محبت ڈھونڈتا ہے تو اسکو محروم مت کر البتہ وہ جنت مین جائیگا اور وہ سائل جو تیری ہدایتون کا مخالف اور تیرے الہام کا منکر وہ دجال ہے اور اس پر دوزخ کی مار ہے وہ ہمیشہ اپنے دجال بھائیون کیساتھ دوزخ مین رہیگا اور مرزا صاحب کے سر پر رسول مقبول صلعم نے اپنا دست مبارک رکھکر یہ شعر پڑھنا شروع کیا ؎

سرے کز تو گردد بلندی گرائے
بافگند کس بیفتند زپائے

اور تمام سامعین نے مرحبا یا رسول اللہ کہنا شروع کیا اتنے مین مین خواب سے بیدار ہوگیا فقط اور بہت سی باتین دیکھی گیئن لیکن فراموشی حاصل ہے اس لئے تحریر نہین کیا ❊

مرقوم ۹- اگست ۱۹۰۳ء

محمد نظام الدین ساکن کوچہ پہنٹو مونٹ روڈ مدراس حال مقیم حیدرآباد دکن آصف نگر

ہمارے قادیانی مخالف

قادیان کے باشندون کو باستثنائے بعض ہمارے ہمارے سلسلہ کے ساتھ خاص دشمنی اور عداوۃ ہے اور وہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی نئی صورت ہمارے سید و مولا امام علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کو دکھ دینے کی تلاش کرتے رہتے ہین محض اس لئے کہ وہ جانتے ہین کہ ان لوگون کو چونکہ ہر قسم کے شر کے مقابلہ سے روکا گیا ہے اور صبر اور برداشت کی تعلیم دیجاتی ہے اس لئے جو وہ چاہتے ہین کر گذرتے ہین لیکن اب ان لوگون کی مخالفت کا رنگ کوئی اور صورۃ اختیار کرنا چاہتا ہے اس لئے اگر ہم صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور کو (جو ایک نہایت بیدار مغز اور مردم شناس حاکم ہین) اس امر کی طرف توجہ دلائین کہ وہ قادیان کے ایسے اشخاص کی ایک فہرست مرتب کرائین جو ہماری جماعت کے خلاف ہر معاملہ مین انفرادی اور مجموعی طور پر پارٹ لیتے ہین اور پھر ان لوگون کے ذاتی چال چلن کو معلوم کرین تو ان پر یہ راز بہت جلد کھل سکتا ہے -

جناب میجر ڈالس صاحب ضلع کے ذمہ وار حاکم ہونے کی وجہ سے کبھی اس بات سے ناواقف نہین ہوسکتے کہ عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب کی ذاتی خدماۃ کا (جو انہون نے گورنمنٹ کی بذریعہ تحریرات کی ہین) انہین علم ہوگا ایسی حالت مین ایک وفادار دوست خاندان کے اعلیٰ ممبر اور اس کے خدام کو تنگ کرنے کے منصوبے اس قابل ہین کہ وہ اس پر توجہ فرمادین ❊ ام

معذرت

چونکہ مین مقدمہ کی تقریب اور ایک اور ضرورۃ کے لئے گذشتہ ایام مین قادیان سے باہر تھا اس لئے البدر کے بعض گذشتہ نمبرون مین غیر معمولی غلطیان رہگئی ہین جس کا باعث یہ تھا کہ کچھ تو کاپی کو اچھی طرح سے کسینے نہ دیکھا اور کچھ پروف کے دیکھنے مین عدم توجہی سے کام لیا گیا اور کچھ غلطیان سنگساز کی غفلت سے رہگئی ہین انشاء اللہ کسی دوسرے نمبر مین ان کی تصحیح چھاپدی جاوے گی یہ تمام تکالیف اس لئے لاحق حال ہین کہ ابھی کارخانہ کو اس قدر گنجائش نہین ہے کہ مین ایک ایسا نائب رکھ سکون جو کہ میری عدم موجودگی مین مضامین کی اصلاح وغیرہ خدمات کو بجا لاسکے اگر خدا نے چاہا اور اس کا فضل شامل حال رہا اور اتنی وسعت ہوگئی تو انشاء اللہ امید ہے کہ پھر پیارے ناظرین کو کوئی موقعہ شکایت کا نہ ملا کریگا ❊

محمد افضل

مقدمات سلسلہ احمدیہ

۱۳- اگست سے لیکر ۲۰- اگست تک عدالت گورداسپور مین مقدمات ہوتے رہے جن کی تفصیل ہم ذیل مین درج کرتے ہین ٭

(۱) ۱۳ و ۱۴- اگست کو مقدمہ حکیم فضلدین صاحب بنام مولوی کرم الدین صاحب زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند جرم سرقہ کتاب نزول مسیح پیش ہوا۔ جسمین استغاثہ کی طرف سے کل شہادتین پیش ہوئین اور ملزم کا بیان لیاگیا اور وکلاء کی تقریر کیواسطے ۱۸- اگست مقرر ہوئی ٭

(۲) ۱۵- اگست کو مقدمہ شیخ یعقوبعلی صاحب بنام مولوی کرم الدین صاحب و فقیر محمد صاحب ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم زیر دفعہ ۵۰۰ پیش ہوا مگر صرف شیخ یعقوب علی صاحب کے بیانات اور مولوی کرمدین صاحب کی طرف سے جرح ہوئی فقیر محمد صاحب کی طرف سے جو جرح ہونی تھی اس کے لئے آئندہ تاریخ ۲ ستمبر مقرر کی گئی

(۳) الف - ۱۸ - اگست کو اول مقدمہ مولوی کرم دین بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حکیم فضلدین صاحب زیر دفعہ ۵۰۰ پیش ہوا - جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر منجانب حضرۃ اقدس نے یہ امر پیش کیا کہ چونکہ عدالت گورداسپور قائم مقام عدالت جہلم کام کر رہی ہے اور عدالت جہلم نے مقدمہ کی ابتدائی حالتمین اس وقت تک جب تک کہ واقعی ضرورۃ خود مرزا صاحب کی اصالتاً حاضری کی پیش نہ آوے مرزا صاحب کی اصالتاً حاضری کو معاف کیا ہوا ہے اس لئے عدالت گورداسپور بھی ان وجوہات پر حضرۃ مرزا صاحب کی اصالتاً حاضری کو معاف فرما دے اور اس پر وجوہات بیان کئے فریق مخالف کے وکیل شیخ نبی بخش صاحب نے اس کی مخالفت کی جسکا جواب پھر خواجہ صاحب نے مدلل دیا مگر عدالت نے اس کے فیصلہ کی تاریخ ۲ ستمبر مقرر کی ٭

(ب) اس کے بعد سرقہ کتاب نزول مسیح کے متعلق خواجہ صاحب کی تقریر شروع ہوئی اور شام کے ۶ بجے تک خواجہ صاحب نے صرف دفعہ ۴۱۰ کے متعلق تقریر کی کتاب نزول مسیح منسلکہ مثل کو اپنی ملکیت اس کی عدم اشاعت تاحال اور اس کے مطبع ضیاء الاسلام مین چھپنے کی نسبت ثبوت دینے کی کوشش کی چونکہ وقت نہ تھا اس لئے باقی ماندہ تقریر کے لئے عدالت نے ۲۰ اگست مقرر کی ٭

(۴) ۱۹- اگست کو مقدمہ حکیم فضلدین صاحب بنام مولوی کرم دین صاحب زیر دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند پیش ہوا جسمین ملزم کی طرف سے شہادۃ صفائی گذرنی تھی - ملزم نے اس شہادۃ کے لئے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اور حضرۃ حکیم مولوی نور الدین صاحب اور حضرۃ مولوی عبد الکریم صاحب اور حکیم فضلدین صاحب کو مزید جرح کے لئے بلوایا تھا ٭

چونکہ عدالت کو علم تھا کہ حضرۃ مرزا صاحب کی موجودگی کی وجہ سے شائقین زیارۃ و سماعت بیانات حضرۃ مرزا صاحب پروانہ وار آکر جمع ہونا ہے جسکے لئے عدالت کا کمرہ کافی نہین ہو سکتا - اس لئے عدالت کی کرسی عمارۃ سے باہر باغ کے درمیان نصب کی گئی اور بنچون اور کرسیون وغیرہ کا کافی انتظام کر دیا گیا جس سے شائقین بڑے آرام اور عمدگی سے ہر ایک امر کو مشاہدہ کر سکین اور سن سکین - اس موقعہ پر تقریباً کل افسران عدالت اور روساء اور وکلاء گورداسپور موجود تھے حکیم فضلدین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب کی مختصر شہادۃ لی گئی اور حکیم نور الدین صاحب کو گو ملزم نے بلوایا تھا مگر ان کی شہادۃ کی ضرورۃ نہ سمجھکر آخر عدالت کو کہدیا کہ ان کی شہادۃ کی ضرورۃ نہین ہے اس کے بعد حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بلایا گیا آپکے بیانات لئے گئے جن کو ہم انشاء اللہ کسی دوسرے موقعہ پر بوقت حصول مصدقہ نقل بیانات از عدالت شائع کرینگے ٭

خدا تعالیٰ کے ہر ایک کام حکمۃ سے بھرے ہوتے ہین اسیطرح اس شہادۃ مین بھی منجملہ دیگر اسرار کے جن کا علم اللہ تعالیٰ کو ہوگا ایک یہ بھی سر تھا کہ اس ذریعہ سے اکثر روساء عظام گورداسپور کو تبلیغ ہو گئی کیونکہ شہادۃ کے موقعہ پر ملزم کے وکلاء کو اکثر ایسی ضرورۃ پڑتی تھی کہ ان کو بعض تصانیف حضرۃ اقدس کے صفحون کے صفحے پڑھنے پڑتے تھے کہ جن کے ذریعہ ناظرین پر اتمام حجۃ ہوتی تھی شام تک آپکے بیانات ہوتے رہے اور اس قسم کے بیانات تھے کہ جن کے لئے وکلائے استغاثہ کو اس امر کی ضرورۃ مطلق پیش نہ آئی کہ وہ اپنی باری مین بذریعہ جرح کے کسی بیان کو صاف کرواوے - چنانچہ اسی شام کو حضرۃ اقدس گورداسپور سے رخصت ہو کر بٹالہ اور پھر دوسرے دن قادیان تشریف لائے ٭

(۵) - ۲۰- اگست کو سرقہ کتاب کے مقدمہ کے متعلق وکلاء کی بحث تھی - مقدمہ ایک بجے پیش ہوا - خواجہ صاحب چاہتے تھے کہ وقت ناکافی ہے جب تک کل کا دن شامل نکیا جاوے تقریر اور اس کا جواب ختم ہونا مشکل ہے اس امر پر اصرار کیا کہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل استغاثہ اپنی بقیہ تقریر ختم کر دین اور میرے وکیل کی کسی آئندہ تاریخ پر تقریر ہو جاوے گی مگر چونکہ خواجہ صاحب نے چند مصلحتون کو مدنظر رکھکر اسے مناسب نہ جانا اس لئے ان تقریرون کے لئے آئندہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء تاریخ مقرر ہوئی ٭

مراسلات

مکرمی اخویم ایڈیٹر البدر

السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ - کل ۲۲ اگست کو بوقت ظہر حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اردو الہام جناب خلیفہ رشید الدین ڈاکٹر صاحب اور فاضل امروہی صاحب کو مخاطب کر کے سنایا تھا اور وہ یہ ہے "خدا کی پناہ مین عمر گذارو" اس الہام کو اقتباس کے طور پر ہمارے مخدوم و مکرم حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک رباعی مین نظم کر کے بڑی عنایت سے میرے پاس بھیجا - رباعی بجائے خود نہایت لطیف تھی اپنے مخدوم کے بحر کو دیکھکر میری طبیعت مین بھی لہر آئی اور وہ تین رباعیان لکھ دین اور آپکی خدمت فیضدرجت مین روانہ کر دین آپ اس کو دریا دلی سے اپنے اخبار گوہربار کے درج اسرار مین درج فرمادین اور ناظرین کے سامع جواہر کا ریزہ بنادین ٭

محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی حال

وارد قادیان دارالامان

رباعی میر صاحب

تم عمر کو گذارو خدا کی پناہ مین
اوقات کو تلف نکرو یون گناہ مین
مانو کسیکی بات نہ مولا کے برخلاف
ٹھوکر لگے نہ تم کو کبھی حق کی راہ مین

رباعیات ثاقب

۱ گذارو عمر خدا کی پناہ مین یارو
ہمیشہ غرق رہو اسکی چاہ مین یارو
عزیز بن کے رہو بند غیر سے آزاد
پھنساؤ دل کو نہ تم حب جاہ مین یارو

دیگر ۲ گذارو عمر خدا کی پناہ مین ہردم
جو دوستی ہے خدا سے تو کیا عدو کا غم
خدا کی ایک جماعت بنو خدا کے لئے
کہ ہو جماعت اعدا تتر بتر برہم

دیگر ۳ گذارو عمر خدا کی پناہ مین ساری
کہ جس کا فضل ہے سارے جہان مین ساری ٭

مطبع انوار الاسلام قادیان مین منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے اہتمام و سعی سے چھپکر شائع ہوا